82641 ـ طلاق رجعی اور طلاق بائن والی عورت کے حقوق

سوال

میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ بچوں کی پرورش کرتی ہوئی بیوی کو طلاق کی حالت میں کیا حقوق حاصل ہونگے، یہ علم میں رہے کہ بیوی نے خود طلاق کا مطالبہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

خاوند نے بیوی سے دخول کر لیا ہو اور بیوی طلاق کا مطالبہ کرے تو اس کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

بیوی اس لیے مطالبہ کا مطالبہ کرتی ہو کہ خاوند اس کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کر رہا ہو، یا پھر خاوند میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہو جس سے بیوی کو اذیت ہو اور بیوی کے حقوق میں مانع اور رکاوٹ کا باعث ہو، یا پھر خاوند تباہی والے گناہ اور معصیت کا مرتکب ہوتا ہو، اس کے علاوہ دوسرے اسباب جن کی بنا پر طلاق طلب کرنا مباح ہو جاتی ہے اور اس کا فیصلہ شرعی قاضی ہی کریگا کہ آیا یہ سبب صحیح ہے یا نہیں.

اگر اسباب صحیح ہوں تو اس صورت میں خاوند پر واجب ہے کہ وہ بیوی کو طلاق دے اور اسے پورے حقوق بھی ادا کرے وہ حقوق درج ذیل ہیں:

1 ـ پورا مہر، چاہے وہ موجل ہو یا غیر موجل ـ اگر باقی مانندہ بھی ہو ـ یہ سب ادا کرنا ہوگا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اگر اس سے دخول کر لیا تو اس کی شرمگاہ حلال کرنے کی وجہ سے پورا مہر دینا ہوگا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1840) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ۔ اگر طلاق رجعي يعني پہلی يا دوسری طلاق ہو تو بيوی كو دوران عدت كھانے پينے اور رہائش اور لباس كا ميانہ روی سے خرچ دينا.

شيخ صالح الفوزان حفظہ اللہ كہتے ہيں:

" مطلقہ بيوی جب تك عدت ميں ہو تو اسے نفقہ اور رہائش اور لباس كا وہی كچھ حاصل ہوگا جو بيويوں كو حاصل ہوتا ہے " انتہی

ديكھيں: الملخص الفقھی (2 / 317).

اور اگر طلاق رجعی نہ ہو مثلا تيسری طلاق ہو تو پھر نہ تو بيوی كو نفقہ ملےگا اور نہ ہی رہائش.

امام مسلم رحمہ اللہ نے روايت كيا ہے كہ فاطمہ بنت قيس رضی اللہ تعالی عنہا كو ان كے خاوند نے تيسری طلاق دے دی تو انہوں نے رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا كہ انہيں كيا نفقہ ملےگا ؟

تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: نہ تو اس كے ليے نفقہ ہے اور نہ ہی رہائش "

صحيح مسلم حديث نمبر (1480).

اس ليے اگر مطلقہ بيوی اس كے بچوں كی پرورش بھی كر رہی ہو تو اس صورت ميں اسے درد ذيل بھی ادا كرنا واجب ہو گا:

3 ۔ بچوں كی پرورش اور دودھ پلانے كی اجرت.

4 ۔ اولاد كا نفقہ اور اخراجات.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور مائيں اپنی اولاد كو مكمل دو برس دودھ پلائيں جن كا ارادہ دودھ پلانے كی مدت بالكل پوری كرنے كا ہو، اور جن كے بچے ہيں ان كے ذمہ ان كا روٹی كپڑا ہے دو دستور كے مطابق ہو، ہر شخص كو اتنی ہی تكليف دی جاتی ہے جتنی اس ميں طاقت ہے البقرۃ (233).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس ماں کے لیے جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو بچے کے والد پر اس کا نفقہ واجب کیا ہے اور یہ اس صورت میں ہو گا جب وہ اس کے عقد نکاح میں ہو یا پھر مطلقہ ہو تو بچے کے باپ پر ماں کا خرچ واجب ہے.

دیکھیں: تفسیر السعدی (105).

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تین طلاق والی عورت کے خاوند پر اس عورت کا نفقہ نہیں ہے، لیکن وہ حمل کی بنا پر اس پر خرچ کریگا، اس بنا پر حمل کی حالت میں حمل پر جو بھی خرچ ہوگا اس کی ادائیگی خاوند پر واجب ہے، اور وضع حمل کے بعد خاص کر حمل پر خرچ کرنا واجب ہوگا: یعنی رضاعت ۔ دودھ ۔ کی اجرت اور اسی طرح بچے کا لباس وغیرہ یہ سب کچھ باپ کے ذمہ ہے، لیکن وضع حمل کے بعد ماں کا کھانا والد پر نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو وضع حمل ہونے تك ان پر خرچ کرو الطلاق (6).

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح (147) سوال نمبر (8).

اور الموسوعۃ الفقهیۃ میں درج ہے:

" شافعیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ پرورش کرنے والی عورت کو پرورش کے عرصہ میں پرورش کی اجرت طلب کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے وہ پرورش کرنے والی ماں ہو یا کوئی دوسری عورت؛ کیونکہ بچے کی پرورش ماں پر واجب نہیں، اور اگر وہ پرورش کرنے اور دیکھ بھال نہیں کرتی تو اس پر بالکل جبر نہیں کیا جا سکتا " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقهیۃ (17 / 311).

اس کی اجرت اور نفقہ کے تحدید کے لیے قاضی سے رجوع کرنا پڑیگا.

خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی پر تنگی کرے تا کہ وہ اپنے سابقہ حقوق میں سے کسی حق سے دستبردار ہو جائے، اس کی تفصیل سوال نمبر (42532) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے.

دوسری حالت:

عورت خاوند کی جانب سے بغیر کسی سبب کے طلاق کا مطالبہ کرے، تو اس صورت میں خاوند کے ادا کردہ مہر واپس لینے کاحق حاصل ہے کہ وہ طلاق کے مقابلہ میں مہر واپس کرے اور اسے خلع کا نام دیا جاتا ہے.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ درج سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں:

سوال نمبر (1859) اور (26247) اور (34579).

اس حالت میں مندرجہ بالا چار حقوق میں سے صرف رضاعت اور پرورش کی اجرت اور دودھ پیتے بچے کا خرچ ہی لازم ہوگا.

عبد الرزاق نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ ان سے خلع حاصل کرنے والی عورت کے نفقہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا:

وہ اس پر خرچ کیسے کریگا حالانکہ وہ تو خود اس سے لے رہا ہے ؟!

مصنف عبد الرزاق (4 / 90).

اور اس لیے بھی کہ جب خلع ہو جائے تو پھر رجوع نہیں ہو سکتا، یہ طلاق بائن کی طرح ہے لہذا اس کے لیے نفقہ بھی نہیں.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" طلاق بائن والی (غیر حاملہ) عورت کو نہ تو نفقہ ملےگا اور نہ ہی رہائش کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سنت سے یہی ثابت ہے، بلکہ یہ کتاب اللہ کے بھی موافق ہے اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے اور اہلحدیث فقہاء کا مسلك بھی یہی ہے "

دیکھیں: اعلام الموقعین (3 / 378).

مزید آپ سوال نمبر (49821) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .